گزر جاتا ہے پر ان کے اعمالِ شیطانیہ اور افعالِ خبیثہ میں رائی برابر بھی تبدیلی نہیں ہوتی تو پھر ان: کتنے ہی ہیں جو عین رمضان المبارک کے اندر شرب خمر اور زنا و فسق میں چارپایوں اور حیوانوں کی طرح ڈوبے رہتے ہیں اور ماہِ مقدس کی برکتوں کی جگہ آسمانی لعنتوں کی ان پر بارش ہوتی ہے۔

حدیث شریف میں تو آیا ہے کہ اذا دخل شهر رمضان فتحت ابواب الجنة واغلقت ابواب النار وخمدت الشياطين (رواه البخاری) رمضان کا مہینہ آتا ہے تو نیکیوں کے بہشتی دروازے کھل جاتے ہیں۔ برائیوں کے جہنمی دروازے بند ہو جاتے ہیں اور ارواحِ شریرہ وہ شیطانیہ کا عمل باطل ہو جاتا ہے لیکن ان کی حالت اس کے بالکل برعکس ہے۔ ان کے لئے جہنمی دروازے اور زیادہ وسعت کے ساتھ کھل جاتے ہیں اور ارواحِ شریرہ کا تسلط ان پر اور زیادہ سخت ہو جاتا ہے۔ ومن يعش عن ذكر الرحمٰن نقيض له شيطانا فهو له قرين ه

## حلقۂ شیاطین و مجمع ابالسہ

ان کے وہ مصاحب اور ندیم جو ہر وقت ذریتِ شیطانی کی طرح ان کے ارد گرد رہتے ہیں اور ان کے وہ عمال و حکام جو خدا کی طرح انہیں پوجتے اور مشرکوں کی طرح ان کے آگے زمین بوس ہوتے ہیں۔ یہ سب کچھ دیکھتے ہیں مگر شیطان نے ان کی زبانوں پر مُہر لگا دی ہے اور انسان کی بندگی کی خباثت نے خدا کا خوف ان کے دلوں سے محو کر دیا ہے پس ان میں سے کسی کی بھی زبان نہیں کھلتی کہ حق و معروف کی صدا بلند کرے اور گونگا شیطان نہ بنے جو ایمان کی موت اور خدا پرستی کا خاتمہ ہے۔

ہر عمل میں جو ساز باز کرے
شرک و توحید میں نہ امتیاز کرے
ایسے خناس سے یہ ایمان والا
لمحہ لمحہ یہ احتراز کرے

رئیسِ شہر کا روشن ابھی ستارا ہے
وگرنہ بازی وہ کب کی ہارا ہے
واہ اللہ یہ تیرا دینِ غریب
مقابلہ میں عدو کے صف آرا ہے

قمر الحسنین

سید عطاء المحسن بخاری

آخری قسط

# مرزائیت کا ماضی و حال

یہ سب کچھ جو قارئین نے ملاحظہ کیا اور اس کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں میں اس قسم کی گفتگو جا بجا بکھری ہوئی ملے گی کہ

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان انگریزوں کا وفادار و غلام تھا۔

۲۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بزرگوں کی موت کے بعد برٹش امپریلزم سے تعلقات کی تجدید کی اور گوشۂ گمنامی سے نکلنے کے لئے درمیانی راستہ تلاش کیا۔

۳۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے قعرِ گمنامی سے بامِ شہرت تک کون کون سی منزلیں طے کیں اور کیا کیا روپ دھارے وضاحت و صراحت سے اس کے اپنے اعترافات ہیں کہ اس نے دربارِ فرنگی میں بلند مقام حاصل کرنے کے لئے

۱۔ مجاہدین کی جاسوسی کی

۲۔ جہاد کے خلاف فتویٰ دیا کہ جہاد حرام ہے۔

۳۔ فرنگی کی اطاعت کے لئے قرآن و سنّت کے مضامین غلط رنگ آلود کئے

۴۔ فرنگی کو اولوالامر، اللہ کی رحمت اور محسن گورنمنٹ ثابت کرنے کے لئے ۲۴ کتابیں، رسائل اور اشتہارات شائع کئے۔

۴۔ اور غلام احمد قادیانی نے اس کارِ بد کے لئے سترہ سال صرف کئے اور ان کتابوں کو عین انہی دنوں میں ہندوستان میں بکثرت شائع کیا جب مسلمان مختلف علاقوں میں اپنی منتشر قوتوں کو یکجا کر کے جہاد میں مصروف تھے۔

۵۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے جہاد کے اثرات مشرقِ وسطیٰ پر بھی مرتب ہوئے اور عرب مسلمان فرنگی سامراج کے خلاف ہندوستانی مسلمانوں کی اخلاقی حمایت کرتے تھے اس اخلاقی اعانت کو زائل کرنے کے لئے غلام احمد نے عرب ممالک میں اپنی

کتابیں بھجوائیں تاکہ وہاں بھی فرنگی کی اطاعت و محبت پیدا ہو اور ہندی مسلمانوں کی اعانت روک دی جائے۔

۶۔ اس عملِ بد کی نشر و اشاعت میں ہندوستان کے وہ رؤسا اور جاگیردار جو ۱۸۵۷ء میں غداری کے عوض میں جاگیردار بنائے گئے تھے غلام احمد قادیانی کی اس مومنٹ میں شانہ بشانہ نظر آتے ہیں چند نام ملاحظہ کریں، ایسے لوگوں کی فہرست غلام احمد نے خود شائع کی ہے جن کی تعداد تین سو سولا ہے[1]۔ چند نام جو لطافتوں سے مبرا ہیں ملاحظہ ہوں :

۱۔ خان صاحب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ جن کے خاندان کی خدمات گورنمنٹ عالیہ کو معلوم ہیں۔

۲۔ مولوی سید محمد عسکری خان صاحب رئیس کڑا ضلع الہ آباد پنشنر ڈپٹی کلکٹر و نائب دارالمہام ریاست بھوپال جن کی نمایاں خدمات پر سرکار سے لقب عطا ہوا اور چٹھیاتِ خوشنودی ملیں

۳۔ مرزا نیاز بیگ صاحب پنشنر ضلعدار رئیس کلانور

۴۔ سید محمد احسن صاحب واٹسرنکل باڈی گارڈ رئیس امروہہ

۵۔ راجہ پائندہ خاں رئیس دارا پور ضلع جہلم

۶۔ میاں سراج دین رئیس کوٹ سراج دین ضلع گوجرانوالہ

۷۔ سردار محمد باقر خاں قزلباش کان گڑھ

۸۔ راجہ عبداللہ خان صاحب رئیس ہریانہ

۹۔ میاں معراج دین از خاندان میاں محمد سلطان رئیسِ اعظم لاہور (غالباً یہ معراج دین صاحب سر فضل حسین کے بزرگ ہیں جنہوں نے حقِ نمک ادا کرتے ہوئے سر ظفر اللہ خاں کو وائسرائے کی ایڈوائزری کونسل میں ہندوستان کے مسلمانوں کا نمائندہ نامزد کرایا)

۱۰۔ مفتی محمد صادق رئیسِ بھیرہ

---

[1] مجموعۂ اشتہارات مرتبہ محمد صادق حصہ سوم صفحہ ۲۶۲ مطبوعہ بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور اپریل ۱۹۱۲ء

ا۔ راجہ عطاء اللہ رئیس باڑی پور کشمیر

ا۔ سید حسام الدین رئیس سیالکوٹ

ا۔ منشی حبیب الرحمن رئیس کپورتھلہ

اس کے علاوہ پچاس سے زیادہ وہ لوگ ہیں جو پولیس کے اعلیٰ افسر ہیں یا ضلعدار تحصیل دار مجسٹریٹ یا فرنگیوں کے پرائیویٹ نوکر اور اعلیٰ فرنگی حکام کے دوست خدمت گذار ٹاؤٹ اور ٹوڈی جو

د۔ غلام احمد قادیانی کی مالی اعانت کرتے

ب۔ غلام احمد قادیانی کو سرکاری خفیہ مراسم میں آگے بڑھنے میں مدد دیتے۔

ج۔ غلام احمد قادیانی کو خفیہ اطلاعات بہم پہنچاتے

د۔ غلام احمد قادیانی کے مخالفین کو حکام کے ذریعہ مرعوب و ہراساں کرتے اور انہیں دھمکیاں دے کر مرزا کی مخالفت سے روکتے ان پر سی آئی ڈی کے گماشتے چھوڑے جاتے جو ان کی نقل و حرکت کی سخت نگرانی کرتے اور ان کے دینی و انقلابی عمل خیر کو فرنگی دشمنی کا نام دے کر قید و بند کی وادی میں دھکیل دیتے۔

۷۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود، اس کے مربی حکیم نورالدین نے اس فارمولے پر عمل کیا کہ سرکار فرنگی کی دہلیز پر جبہ سائی نہ چھوڑی جائے۔ حکومتِ برطانیہ کی خوب مدح سرائی کی جائے اور اپنے مخالفوں کے خلاف برطانوی حکومت کے کان بھرے جائیں، جائز ناجائز رپورٹیں بہم پہنچا کر انہیں زیر کیا جائے اور حکومت سے مفادات حاصل کئے جائیں۔

اور یہ تو ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جس شخص نے بھی مال و دولت کی دُنیاء دوں کو دونوں ہاتھوں سے سمیٹا ہے اس کا روٹ ہی مجرمانہ ہے حکمرانوں کی بوٹ پالش کرو اور قرب سلطان حاصل کرو اور اس قرب کی گھاٹی میں جب بھی خلوت میسر آئے اپنوں کے لئے مناصب مانگے جائیں اور مخالفوں کے لئے جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں کا بندوبست کیا جائے۔ پنجاب کے تمام رؤسا اور جاگیرداروں کا سیاسی قد کاٹھ اسی رویے کا مرہونِ منت ہے اور ان کا ماضی حال اور مستقبل

اسی روش، وطیرہ اور حکمتِ عملی پر منحصر ہے یہ لوگ جبینِ نیاز جھکائے بغیر ایک دن بھی نہیں گزار سکتے اور ان کی اسی قدرِ مشترک کی وجہ سے ان میں باہمی بہت سی اقدار کا اشتراک ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ازدواجی مراسم بھی اسی "رشتہ" کی بنیاد پر قائم ہو جاتے ہیں جس میں قومیت اور کفو کا قرآنی حکم بھی مضمحل ہو کر بکھر جاتا ہے۔

اسی رویہ، روش، وطیرہ اور اسی قدرِ مشترک کے سہارے غلام احمد قادیانی کے نظریات و افکار ہندوستان کے وڈیروں میں پھیلے انہوں نے نہ صرف اسے قبول کیا بلکہ اس کے عوامی ابلاغ کی راہ ہموار کی آج بھی جو لوگ ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں وہ یا تو سیاسی طور پر "خچر صفت" ہیں یا نو دولتیے اور یا پھر ۱۸۵۷ء کے جاگیرداروں، نوابوں اور رئیسوں کی باقیاتِ سیئات ہیں جو یونیورسٹیوں کے ارتیابی و تشکیکی راستوں سے ہوتے ہوئے زندگی کے مختلف شعبوں کی بلندیوں پر غاصبانہ قبضہ جمائے بیٹھے ہیں اور پاکستان کو شیرِ مادر سمجھتے ہیں اور اس کی تمام دولت کو سرمایہ داروں کے آوارہ چھوکروں کی طرح برباد کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں آج کی اس دنیا میں یہی لبرل مسلمان مرزائیت کا خام مال ہیں اس کا مشاہدہ اندرونِ ملک تو تھا ہی میں نے اپنے برطانیہ کے دو سفروں میں بھی اسی حالت کا مشاہدہ کیا ہے کہ وہاں بھی مرزائیوں کا ہدف یہی مخلوق ہے اور طریقۂ واردات بھی بالکل وہی ہے جو پاکستان میں ہے یا جو متحدہ ہندوستان میں تھا کیونکہ غلام احمد قادیانی نے جو راستہ اختیار کیا تھا وہ بھی یہی تھا لہٰذا مرزائیوں کے اعتقادی اجزاء میں یہ بات شامل ہے کہ

۱۔ حکمرانوں کی چاپلوسی کی جائے اور تملق میں سب سے بڑھ کر کمال دکھایا جائے۔

۲۔ پولیس اور اعلیٰ افسران سے روابط بڑھائے جائیں ان کی دعوتیں کی جائیں انہیں اپنے ذیکی ٹیبل اخلاق کا گرویدہ بنایا جائے۔

۳۔ لبرل مسلمانوں کو اور سیاسی آوارہ گردوں کو ان کے مذاق کے مطابق مجلسیں مہیا کی جائیں اور مضبوط دینی ذہن رکھنے والے افراد پر پھبتیاں کسنے میں موافقت کی جائے اور اس طرح ایک کواپریٹو ماحول پیدا کر کے مرزائیت کا نخچیر بنایا جائے۔

برطانیہ میں کیمبرج یونیورسٹی ہال میں مرزائیوں نے ایک اجتماع کیا جس کا موضوع تھا "بانیانِ مذاہب اور ان کا تعارف" اس میں مسلمانوں کی نمائندگی خود سنبھال لی۔ اللہ